اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نور معرفت کا شمارہ 59 پیش خدمت ہے جس کا پہلا مقالہ " مسلم سماج کے اخلاقی ارتقاء میں اللہ تعالیٰ کی پسند و ناپسند کی تاثیر "کے عنوان سے آراستہ ہے۔ یہ مقالہ– جس کا دوسرا حصہ آئندہ شمارے میں چھپے گا –مدعی ہے کہ قرآن کریم نے انسانی سماج کی اجتماعی تربیت اور اخلاقی ارتقاء کا مکمل سامان فراہم کیا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت اور عدمِ محبت یا "حُبّ" اور "لاحُبّ" درحقیقت، انسان کی اُن صفات کے گرد گھومتی ہے جو سماجی اور اخلاقی طور پر فضیلت یا رذیلت قرار پاتی ہیں۔ لہٰذا "حُبّ" اور "لاحُبّ" کی آیات کی روشنی میں ایک برتر مسلم سماج کا نظامِ حیات ترسیم کیا جا سکتا ہے۔اِس مقالہ کے پیشِ نظر حصہ میں یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ اللہ کی محبت کی حقیقت کیا ہے اور یہ ایک فرد یا معاشرہ پر کیا اثرات چھوڑتی ہے؟ یقیناً اس مقالے کا مطالعہ ہمارے سماجی-اخلاقی روّیوں کی اصلاح میں مددگار اور معاون ثابت ہوگا۔

رہبر انقلاب اسلامی ایران، آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای مدّ ظلہ کی نگاہ میں " پیغمبر اکرم ﷺ کی سیرت میں اسلامی تمدن کی تاسیس" کے عنوان سے دوسرا مقالہ بھی اسلامی سماج کی تشکیل اور ارتقاء میں پیغمبر اکرم ﷺ کی تعلیمات اور سیرت و کردار کی نقش آفرینی کی روئیداد بیان کرتا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق رہبرِ انقلاب اسلامی ایران آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای مدّ ظلہ نے اِس موضوع پر کامل ترین بیانات اور مکتوبات پیش کیے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی ولادت سے وفات تک، زندگی کے تمام مراحل کا احاطہ کرتے ہیں۔ رہبرِ انقلاب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت و کردار کے تین ستون بیان کیے ہیں: یعنی آپ ﷺ کے ہاتھوں توحید پرستی، اخلاقیات اور اسلامی تمدن کی تاسیس۔ رہبرِ انقلاب کے مطابق پیغمبر اکرم ﷺ نے توحید اور اخلاقیات کی بنیاد پر اسلامی تمدن کی داغ بیل ڈالی ہے۔ یقیناً یہ مقالہ بھی سماجی اصلاحات کے داعی دانشوروں اور سیاستدانوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔

" اقبالؒ اور تصوّف: چند کج فہمیوں کا ازالہ" کے عنوان سے اس شمارے کے تیسرے مقالے کا مدعا یہ ہے کہ یہ عمومی تاثر کہ علامہ اقبالؒ تصوّف کے مخالف ہیں، درست نہیں۔ اگرچہ علامہ اقبالؒ نے روایتی تصوّف کی مخالفت کی ہے، لیکن آپ رُوحِ تصوّف کے مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ اقبالؒ نے بذاتِ خود صوفیاء کی بعض تعلیمات کی تعلیم دی ہے۔ مثال کے طور پر زہد اور گوشہ نشینی کے فلسفے کی تکمیل اور ترغیب۔ اقبالؒ نے آنحضرت ﷺ کی غارِ حرا کی گوشہ نشینی سے الہام لیتے ہوئے خودی کی تربیت کے لئے محفلوں کی رونق کے ترک کو لازم قرار دیا ہے۔ اُن کا جہاد بالنفس اور فقر کا تصوّر بھی صوفیاء کی بعض تعلیمات کے بہت قریب ہے۔ نیز اقبالؒ سیر و سلوک کی وادی میں بھی

یکؑ "انسانِ کامل" کے ارشاد و ہدایت کے ویسے قائل ہیں جیسے صوفیاء "پیرِ طریقت " اور "مرشدِ کامل" کے مریدی کے قائل ہیں۔ بنابریں، یہ کلی حکم صادر کرنا کہ اقبال تصوّف کے مخالف ہیں، درست نہیں ہے۔

چوتھے مقالے کا موضوع "زیدیہ: ایک مختصر تعارف" ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق اِس فرقے کے پیروکار ابھی تک یمن اور دیگر مختلف جگہوں پر موجود ہیں۔ یہ مکتبِ فکر امام علی زین العابدینؑ کے بیٹے، امام محمد باقرؑ کے بھائی حضرت زیدؒ (122ھ) کی طرف نسبت سے زیدیہ کہلاتا ہے۔ یہ فرقہ اعتقادی لحاظ سے معتزلہ کے قریب تر ہے۔ زیدیہ، شیعہ کی طرح، نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت علی علیہ السلام کو اپنا امام اور پیشوا مانتے اور جمہور شیعہ اور بعض تفضیلیہ کی طرح، امام علی علیہ السلام کو نبی کریم ﷺ کے بعد سب صحابہ کرامؓ سے افضل جانتے ہیں۔ زیدیہ، امامت کو بنو فاطمہؑ میں منحصر قرار دیتے ہیں۔

"محافظتِ دین میں خواتین کا کردار اور ذمہ داریاں" کے عنوان کے تحت پانچواں مقالہ مدعی ہے کہ اسلام نے عورت کو وہ مقام و مرتبہ بخشا جس کے طفیل عورت کے اندر مرد کے ساتھ برابری اور فخر کا احساس پیدا ہوا۔ اس کے نتیجے میں مسلمان عورتوں نے تعلیمی، سیاسی اور سماجی امور اور اصلاحات میں ہمیشہ انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ اسلام نے عورت کو وہ عظمت دی کہ حضرت آدمؑ کا ذکر، اماں حواؑ کی یاد کے بغیر نامکمل ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی، حضرت ہاجرہؑ کے ایثار کے بغیر ادھوری ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا نام، حضرت مریمؑ کی طہارت و پاکدامنی کے بیان کے بغیر نامکمل ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہؑ کے کردار کو نظرانداز کرکے حضرت محمد ﷺ کی بعثت کی داستان نامکمل ہے۔ اسی طرح اسلام کی ترویج اور بقاء کے لئے خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا کردار ناقابلِ فراموشی ہے۔

اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین کی محافظت میں عورت کا کردار بہت اہم ہے اور وہ اِس حوالے سے ذمہ دار بھی ہے۔ درحقیقت، اُس کی گود میں سماج پرورش پاتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ خواتین کو اپنے کردار اور ذمہ داریوں کا بہترین ادراک حاصل ہو؛ تاکہ وہ اپنے مثبت کردار سے معاشرے کو جنت بناسکیں۔ اولاد کی صحیح تربیت کرسکیں اور معاشرتی اصلاح کی تحریکوں اور بالخصوص دینِ مبینِ اسلام کی حفاظت اور ترویج میں میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ پیشِ نظر مقالہ میں واقعہ کربلا کے تناظر میں محافظتِ دین میں خواتین کے کردار اور ذمہ داریوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ عصرِ حاضر کی خواتین کے لئے ایک بہترین مشعلِ راہ ہے۔

" اَلْمَحَجَّةُ الْبَيْضاء فِي تَہْذِيبِ الْاِحْياء: ایک تبصرہ" کے عنوان سے اس شمارے کا آخری مقالہ کتاب شناسی کے فن سے مربوط ہے ۔ یہ مقالہ علم اخلاق کی اُس بہترین کتاب کا تعارف کرواتا ہے جس کے مؤلف ملا محسن فیض کاشانیؒ ہیں۔ مقالہ نگار کے مطابق یہ کتاب درحقیقت، امام غزالیؒ کی کتاب "اِحیاء علوم الدین" کی اصلاح، تکمیل اور تشریحات پر مشتمل ہے جس کے چار حصے ہیں۔ پہلا حصہ عبادات کے بیان، دوسرا عادات کے

بیان، تیسرا ہلاکت خیز اعمال اور چوتھا نجات بخش امور کے بیان پر مشتمل ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ اس مقالہ کے مطالعہ سے انگیزہ پاتے ہوئے اِس کتاب کا مطالعہ بھی ہمارے لئے مکارم اخلاق کی تکمیل میں انتہائی معاون و مددگار ثابت ہو گا۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ 6 علمی، تحقیقی مقالات پر مشتمل مجلّہ نور معرفت کا 59واں شمارہ ہمارے قارئین کی علمی پیاس بجھانے اور نیکی کے راستوں پر گامزن ہونے کا موجب بنے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مقالہ نگاروں اور مجلّہ ہٰذا کی ٹیم کو اس پیش کش پر بہترین اجر و ثواب عطا فرمائے اور ہمارے قارئین کو نورِ علم و بصیرت کے زیور سے آراستہ فرمائے۔ آمین!

مدیر مجلّہ،

ڈاکٹر محمد حسنین نادرؔ